© rasailojaraid.com



## حالات حاضرہ

# مسٹر چواین لائی کی آمد۔ عوامی چین اور ادارہ اقوام متحدہ۔ گوائی مالا کے سبق آموز واقعات

از

(جناب اسرار احمد صاحب آزاد ایڈیٹر جد وجہد)

گذشتہ ماہ کے اواخر میں عوامی چین کے وزیر اعظم اور وزیر امور خارجہ، مسٹر چواین لائی، ہندیونین کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کی دعوت پر ہندوستان تشریف لائے تھے۔ آج دنیا کا مقدم اور اہم ترین مسئلہ یہ ہے کہ دوسری عالم گیر جنگ کے بعد سے، ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے حکمراں حلقوں کی ملوکیت پسندانہ حکمت عملی کے تحت آزاد دنیا اور اس حکمت عملی کے تحفظ کے نام پر نت نئے جارحانہ اقدامات کی بدولت حقیقی جمہوریت پسند اور دنیا بھر میں قومی آزادی کے قیام اور استحکام کی حامی اور خواہش مند اقوام کو جو مشکلات پیش آرہی ہیں ان پر کس طرح قابو حاصل کیا جائے اور تیسری عالم گیر جنگ کے جو خطرات رونما ہورہے ہیں انھیں کس طرح معدوم کیا جائے اور چونکہ آج براعظم ایشیا کی سرزمین ہی سرد اور آتشیں جنگ کا مرکز بنی ہوئی ہے اس لئے اس براعظم کے عوام اور رہنماؤں پر ہی اس مسئلہ کو حل کرنے کی اہم ذمہ داری بھی عاید ہوتی ہے۔

چین ہندوستان کا ایک ہم سایہ یا بحر ایشیا کا ایک عظیم اور قدیم ملک ہی نہیں بلکہ ایک عظیم بین اقوامی طاقت بھی ہے اور عوامی حکومت کے قیام نے جہاں اس کی عظمت اور اہمیت میں اضافہ کیا ہے وہاں اس کی قومی اور بین اقوامی ذمہ داریوں کو بھی دوچند کردیا ہے،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اس لئے یہ بات تو قطعاً واضح ہے کہ دہلی میں ہند اور چین کے وزرار اعظم کے مابین جو مذاکرات ہوئے وہ ایشیا کے مسائل کے علاوہ بقار امن عالم کے مسئلہ پر بھی محیط تھے اور امریکہ کے حکمراں حلقوں نیز ان حلقوں کی امداد پر زندہ رہنے والے چند ملکوں کے علاوہ دنیا کے ہر حصہ نیں ان مذاکرات پر اطمینان اور مسرت کا اظہار کیا گیا لیکن ہندوستان میں مسٹر چواین لائی کی آمد کا دوسرا رخ بھی ہے اور اگر اس دوسرے رُخ کو پیش نظر رکھا جائے تو پنڈت نہرو اور مسٹر چواین لائی کی یہ ملاقات بین اقوامی زاویہ نظر سے ایک اہم ترین واقعہ بن جاتی ہے۔

اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دوسری عالم گیر جنگ کے بعد سے دنیا کے ہر گوشہ میں برطانیہ کے اقتدار اور وقار کو جو شدید صدمات پہنچے ہیں وہ امریکہ کی اسی حکمت عملی کا منطقی نتیجہ ہے جس کا ذکر سطور بالا میں کیا جا چکا ہے اور اگرچہ برطانیہ اپنی بعض مجبوریوں کے باعث اور خصوصاً اس لئے کہ وہ خود بھی اپنی خارجہ حکمت عملی کے اعتبار سے ایک ملوکیت پسند اور نو آبادیات خواہ ملک ہے بیشتر مسائل اور معاملات میں امریکہ کا مویدا ور معاون رہا ہے لیکن ان دونوں ممالک کے مابین بعض اہم مسائل پر شدید ترین اختلافات بھی موجود ہیں اور یہ اختلافات روز بروز بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔

پھر اس بات سے بھی انکار کرنے کی گنجائش نہیں کہ ہندوستان دولتِ مشترکہ کا ایک رکن ہے اور دولتِ مشترکہ کا کوئی رکن دوسرے اراکین کے مشورہ کے بغیر کم از کم بین اقوامی معاملات میں کوئی اہم فیصلہ یا اقدام نہیں کرتا۔ دوسرے الفاظ میں اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ پنڈت نہرو اور مسٹر چواین لائی کی اس ملاقات کو دولتِ مشترکہ کے اراکین اور خصوصاً برطانیہ کی حمایت حاصل تھی۔ پھر کیا یہ بات ممکن نہیں کہ اس ملاقات اور مذاکرات کے دوران میں کچھ ایسے مسائل بھی زیر بحث آئے ہوں جن کا اثر مستقبل میں برطانیہ اور امریکہ کے تعلقات پر بھی پڑے؟

کم از کم امریکہ کے حکمراں حلقے اس خدشہ کو محسوس کرتے ہیں اور پنڈت نہرو اور مسٹر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



جواین لائی کے مذاکرات کے بعد انھیں یہ اندیشہ لاحق ہو گیا ہے کہ شاید آئندہ جب بھی ادارہ اقوام متحدہ میں عوامی چین کی شرکت کا مسئلہ زیر غور آئے گا برطانیہ شمولیت کی حمایت کرے گا اور اسی لئے مسٹر ڈولیس نے اس بات کا اعلان بھی کر دیا ہے کہ ادارہ اقوام متحدہ میں، عوامی چین کو شمولیت سے روکنے کے لئے امریکہ ویٹو کے حق کو استعمال کرنے سے بھی گریز نہ کرے گا۔

مختصر یہ کہ ہم ہند اور عوامی چین کے وزراء اعظم کی گذشتہ ملاقات کو ایشیا یا دنیا کے عام مسائل پر گفت وشنید ہی تک محدود نہیں کر سکتے بلکہ اس کے بین اقوامی اعتبار سے بھی اس کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے اور برطانیہ اور امریکہ کے تعلقات کی نوعیت پر لازماً اس کا اثر پڑے گا۔

---

اس سلسلہ میں 'ادارہ اقوام متحدہ' میں 'عوامی چین کی شرکت کے مسئلہ پر بھی ایک نظر ڈال لینی چاہئے' یہ مسئلہ اس وقت سے زیر بحث ہے جب ارض چین پر چیانگ کائی شک کی قومی حکومت کی شکست کے بعد وہاں عوامی حکومت قایم ہوئی تھی اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بار پھر مستقبل قریب ہی میں 'یہ مسئلہ ادارہ اقوام متحدہ میں پیش ہونے والا ہے۔

یہاں اس بات کو سمجھ لینا چاہیے کہ عوامی چین برِ اعظم ایشیا ہی کی نہیں بلکہ دنیا کی ایک عظیم طاقت ہے اور اگر ادارہ اقوام متحدہ کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کی تمام عظیم طاقتوں کو متحد رکھ کر جنگ کے امکانات کو مسدود کیا اور اقوام عالم کو ان کی پر امن تعمیر اور ترقی کا موقع دیا جائے تو اس ادارہ سے کسی ایک عظیم طاقت کو باہر رکھتے ہوئے یہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا اور خصوصاً مشرق بعید کے مسائل کو ادارہ اقوام متحدہ میں عوامی چین کی شرکت کے بغیر حل نہیں کیا جا سکتا۔

ہندوستان میں، ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے شعبۂ اطلاعات نے "ہند چینیہ اور چین کی کمیونسٹ حکومت کے متعلق ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی پالیسی" کے عنوان سے ایک کتابچہ شائع کیا ہے جس میں ان ممالک سے متعلق امریکہ کی حکمت عملی کو واضح کرتے ہوئے، ادارہ اقوام متحدہ میں عوامی چین کی شرکت کے مسئلہ پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



بھی روشنی ڈالی ہے اور اس مسئلہ میں امریکہ نے جو حکمت عملی اختیار کر رکھی ہے اس کی توضیح بھی کی گئی ہے یہاں اس کتابچہ پر تبصرہ مقصود نہیں لیکن اس کی حیثیت اور حقیقت کا اندازہ صرف اس ایک بات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ مسٹر ڈولیس کے الفاظ میں ـــــ چین کی نیشنلسٹ حکومت فارموسا میں قایم ہے اور لاکھوں آزاد چینی اس کے حیطۂ اختیار میں ہیں ـــــ اس لئے امریکہ چین کی عوامی حکومت کو ادارہ اقوام متحدہ میں حق نیابت دینے کا مخالف ہے لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ ارض چین میں جو عوامی حکومت قایم ہے اس کے تحت کروڑوں چینی نہ صرف تعمیر اور ترقی کی منازل ہی طے کر رہے ہیں بلکہ وہ حکومت خود ان کی ہی حکومت بھی ہے مختصر یہ کہ امریکہ کا موجودہ حکمراں طبقہ عوامی چین کے استحکام سے بے حد خائف ہے اور اسی لئے وہ ادارہ اقوام متحدہ میں اس کی شمولیت کا شدید ترین مخالف بھی ہے لیکن حالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس بار جب یہ مسئلہ ادارہ اقوام متحدہ کے روبرو پیش ہوگا تو امریکہ کو اقوام عالم کی وہ حمایت حاصل نہ ہو سکے گی جو اب تک حاصل ہوتی رہی ہے۔

گواٹی مالا وسطی امریکہ کی ایک چھوٹی سی آزاد اور خودمختار ریاست ہے اور اس ریاست کی بیشتر اراضی پر غیر ملکی تجارتی کمپنیوں اور ملکی زمینداروں کا تسلط قایم ہے گذشتہ دو سال سے اس ریاست میں آربینز کی صدارت میں جو جمہوری حکومت قایم تھی اس نے عوام کی صلاح اور بہبود کو اپنا مطمح نظر بنا رکھا تھا لیکن یہ بات امریکی سرمایہ داروں اور برطانوی نوآبادیات خواہوں کے لئے ناقابل برداشت ثابت ہوئی اور انھوں نے جمہوریت اور عوامی فلاح و بہبود کے دشمنوں کے ساتھ سازش کر کے ماہ گذشتہ کے اواخر میں اس ملک پر حملہ کرا دیا ملک کی حکومت نہایت جرآت اور دلیری کے ساتھ اس جارحانہ اقدام کی مدافعت کرتی رہی اور اس کے ساتھ ہی اس نے مجلس تحفظ کو بھی اس جارحانہ حملہ کی طرف توجہ دلائی لیکن مجلس تحفظ نے گواٹی مالا کی حکومت کی درخواست پر کوئی فوری توجہ مبذول کرنے کی بجائے اس معاملہ کو پان امریکن کمیٹی کے سپرد کر دیا اور اس تاخیر کی بدولت گواٹی مالا کی جمہوری حکومت کو مستعفی ہو جانا پڑا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



گواٹی مالا کی جمہوری حکومت کا سب سے بڑا جرم یہ تھا کہ اس نے ۱۹۵۳ء کے آغاز میں امریکی سرمایہ داروں کی ایک پھلوں کی کاشت کرنے والی کمپنی یعنی یونائیٹڈ فروٹ کمپنی سے جو اس ملک کی تین لاکھ ایکڑ آراضی پر قابض تھی دو لاکھ چونتیس ہزار ایکڑ اراضی اس لئے واپس لے کر اراضی سے محروم کاشتکاروں میں تقسیم کر دی تھی کہ یہ کمپنی اس سے کاشت نہیں کرتی تھی اس کے علاوہ اس نے انٹرنیشنل ریلوے اور مزدوروں کے درمیان رونما ہونے والے تنازعات میں مزدوروں کی حمایت بھی کی تھی اور چونکہ اس ریلوے کا بیشتر تعلق بھی یونائیٹڈ فروٹ کمپنی ہی کے ساتھ ہے اس لئے وہ اس معاملہ میں بھی گواٹی مالا کی حکومت کی شدید مخالف تھی اور اگرچہ ان دونوں تنازعات میں عدالت نے ملک کی حکومت کے حق میں فیصلہ کیا تھا۔ لیکن امریکہ کا سرمایہ دار طبقہ عدالتی فیصلہ پر بھی مطمئن نہیں ہو سکا تھا چنانچہ اس طبقہ نے گواٹی مالا کے ایک باغی اور جلاوطن فوجی افسر کے ساتھ سازش کر کے ملحقہ برطانوی ریاست "ہنڈوراس" اور "نکارگوا" وغیرہ کے علاقوں سے گواٹی مالا پر یورش کرادی اور اس جنگ میں انھیں اسلحہ اور دوسرا سامان بھی مہیا کیا ——

گواٹی مالا میں جو کچھ ہوا ہم اسے افسوس ناک ہی کہہ کر نظر انداز نہیں کر سکتے بلکہ گواٹی مالا کے واقعات دنیا بھر کے جمہوریت پسندوں کے لئے ایک درس عبرت کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان سے ایک مرتبہ پھر یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ امریکہ کا برسر اقتدار طبقہ سرمایہ دارانہ مفادات کے تحفظ کے لئے کتنے مذموم طریقے استعمال کر سکتا ہے اور وہ کس طرح عوام کی آزادی کو کچل سکتا ہے گواٹی مالا کی جمہوری حکومت کے خلاف کمیونسٹ ہونے کا الزام لگایا گیا تھا حالانکہ واقعات اس بات پر شاہد ہیں کہ صدر آر۔ بنیز کی حکومت کمیونسٹ نہیں تھی لیکن وہ غیر ملکی سرمایہ داروں کے مفاد کو ملکی باشندوں کے مفاد پر مقدم بھی نہیں سمجھتی تھی بہر حال گواٹی مالا کی یہ جنگ اس دور کا ایک اہم حادثہ ہے اور اس حادثہ میں ادارہ اقوام متحدہ کے وقار پر ایک سخت ضرب لگائی ہے۔

© rasailojaraid.com